إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZLQADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۷ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے احباب صحت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ ضعف اور سر درد علیل ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے کل جو مبلغین قادیان راجپوتاں کے جلسہ میں شمولیت کے لئے گئے تھے ۔ وہ آج واپس آگئے ہیں ؛

بابا حسن محمد صاحب واعظ بھی پھپیاں ضلع ہوشیارپور سے واپس آگئے ہیں ؛

جامعہ احمدیہ میں آج "حق المسلم علی المسلم" کے موضوع پر طلباء کا عربی میں مقابلہ ہوا ۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق نورالحق صاحب درجہ ثانیہ اول ۔ اور مولوی بشیر احمد صاحب متعلم سنسکرت کلاس دوم رہے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذاتوں پر گھمنڈ کرنے کی بجائے نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو

"بعض نادان ایسے بھی ہیں ۔ جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبر اور ناز کرتے ہیں بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی ۔ جن میں نبی اور رسول آتے تھے ۔ لیکن کیا ان کی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور ہوا ۔ جب ان کی حالت بدل گئی . . . . ان کا نام سور اور بندر رکھا گیا ۔ اور انہیں اس طرح انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا ۔ میں نے دیکھا ہے ۔ کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے ۔ خصوصاً سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں ۔ کہ وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں ۔ اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں ۔ کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے ۔ اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو سید ولد آدم ہیں اور افضل الانبیاء ہیں ۔ انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا ۔ کہ اے فاطمہ تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا ۔ کہ میں پیغمبر زادی ہوں ۔ قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جائے گا ۔ کہ تیرا باپ کون ہے وہاں تو اعمال کام آئیں گے ۔ میں یقیناً جانتا ہوں ۔ کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے ۔ کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شے ہے ۔ کہ وہ محروم کر دیتا ہے ۔ علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے ۔ کہ میں گیلانی ہوں ۔ یا فلاں سید ہوں حالانکہ وہ نہیں سمجھتا ۔ کہ یہ چیز یہاں کام نہیں آئیں گی ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے ۔ مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ فرمایا ہے ۔ مَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۔ کوئی برا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے ۔ اس کی پاداش اس کو ملے گی ۔ یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں کی ۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا ہے ۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے ۔ پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو ۔ کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے ۔ ہاں ضروری یہ ہے ۔ کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو ۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں"

(الحکم نمبر ۳۲ ۔ جلد ۸ صفحہ ۳ ۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ٹینٹسین کے برطانوی اور فرانسیسی علاقہ کی ناکہ بندی

شنگھائی سے ۱۴ جون کی اطلاع ہے کہ جاپانیوں نے ٹینٹسین کے انگریزی اور فرانسیسی علاقوں کی ناکہ بندی شروع کر دی ہے۔ دو سڑکوں کے سوا آنے جانے کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور تمام ناکوں پر مسلح پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ ان علاقوں میں آنے جانے والے تمام لوگوں کی تلاشی لی جاتی ہے۔ برطانوی افسروں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ حکومت جاپان نے برطانوی سفیر کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ کہ جاپانی افسر کے قتل کے ملزموں پر عائد کردہ الزامات کی تحقیقات کے لئے تین ممبروں پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کر دیا جائے۔ جس کا صدر غیر جانبدار ملک سے ہو۔ حالانکہ حکومت برطانیہ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ یہ کمیشن جو فیصلہ کرے گا۔ وہ اس پر ضرور عمل کرے گی ایک جاپانی ذمہ دار افسر نے بیان کیا کہ یہ تجویز تو اچھی ہے۔ لیکن بعد از وقت ہے ہماری طرف سے ناکہ بندی کے جملہ انتظامات مکمل ہونے کے بعد اس کے پیش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی گورنمنٹ نے اس امر کا تہیہ کر لیا ہے کہ چین کے غیر ملکی علاقوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ کیونکہ یہ جنرل چیانگ کائی شیک کی امداد کے لئے بڑے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ ایک حامی جاپان چینی افسر کے قتل کو تو محض بہانہ بنایا گیا ہے۔ اصل میں چین کی تجارت خارجہ پر قبضہ کرنا اس کا مقصد ہے۔ فرانسیسی پریس نے لکھا ہے کہ جاپان کا یہ اقدام اس خفت کو مٹانے کے لئے ہے جو اسے چین کے ساتھ جنگ میں شکست کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ برطانیہ کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ کی رائے ہے۔ کہ یہ محض اس لئے کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ چین کی مالی اور سیاسی امداد کے وعدہ سے ہاتھ کھینچ لے۔ مگر اسے جرأت سے کام لے کر اپنے وعدہ پر قائم رہنا چاہیئے۔ برطانوی حلقوں میں جاپان کی اس روش سے سخت ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ حکومت برطانیہ سے سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اور اگر چند روز تک اس میں تبدیلی نہ ہوئی۔ تو نازک صورت حالات کے پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔

جزیرہ شیخ سعید پر اٹلی کی حریصانہ نگاہیں

جزیرہ شیخ سعید اریٹا کے اطالوی ساحل اور باب المندب کے درمیان واقع اور امام یمن کی ملکیت ہے۔ اٹلی بحیرہ قلزم میں ایک بحری مستقر اپنی فوجوں کے لئے چاہتا ہے۔ اور اس کے نزدیک یہ جزیرہ اس مقصد کے لئے بہترین جگہ ہے۔ چنانچہ وہ کئی مرتبہ اس جزیرہ میں اٹلی کے لئے تجارتی مراعات حاصل کرنے کی ناکام کوشش کر چکا ہے بحال میں اریٹا کے گورنر نے امام یمن کو لکھا۔ کہ اس جزیرہ میں ایک اطالوی ایجنسی قائم کرنے کی اجازت دی جائے۔ تا وہاں جو ہزار ہا اطالوی آباد ہیں۔ ان کے حقوق کی حفاظت کی جا سکے۔ ورنہ حکومت اٹلی اس کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کرنے پر مجبور ہو گی۔ اس کے جواب میں امام یمن نے وہاں بیس ہزار منظم فوج ترکی اور عراقی افسروں کی ماتحتی میں بھیج دی اور جزیرہ کی قلعہ بندی شروع کر دی۔ امام یمن کے دوسرے صاحبزادے سیف الاسلام الحسین آج کل لنڈن میں ہیں۔ اور اس جزیرہ کے سلسلہ میں جو صورت حالات پیدا ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق برطانوی وزیر نوآبادیات کے ساتھ مشورہ کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ جزیرہ عدن کے برطانوی قلعہ باب المندب اور فرانسیسی سمالی لینڈ کے ساحل جیبوتی سے بالکل قریب ہے اس لئے یہ ممالک بھی اس قضیہ میں مداخلت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یمن اور برطانیہ میں ۱۹۳۶ء میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی تجدید کے لئے بھی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور امید غالب ہے کہ تین مقامات یعنی نادا۔ رالعبین اور جوبوں جو پہلے ساحل یمن کے ساتھ وابستہ تھے۔ پھر اس کے حوالہ کر دیئے جائیں۔ اور اس طرح یمن کے ساتھ تعلقات کی استواری میں برطانیہ کامیاب ہو جائے۔ اور اٹلی جو اس بات کا بہت خواہشمند ہے۔ منہ دیکھتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات فلسطین اور ممالک اسلامی

بغداد سے ۱۴ جون کی اطلاع ہے کہ عراق کے ایجنٹ امیر عبداللہ نے کل عراق کی پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا۔ کہ برطانیہ کے ساتھ ہمارے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے ہیں اور ہم انہیں زیادہ مستحکم کرنے کی کوشش میں تھے مگر فلسطین کے متعلق اس نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس نے تمام اسلامی دنیا کو مشتعل کر دیا ہے۔ وہاں مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ وہ ناقابل برداشت ہیں۔ اور مسلمان کبھی قبلۂ اول کی ہتک کو برداشت نہیں کر سکتے۔ برطانیہ کا قرطاس ابیض نہ صرف فلسطینی عربوں کے لئے بلکہ تمام اسلامی ممالک کے نزدیک غیر تسلی بخش اور ناقابل قبول ہے۔ اسی طرح مجلس الملی میں بھی یہ قرطاس پیش ہوا۔ اور متفقہ طور پر اسے غیر تسلی بخش اور ناقابل قبول قرار دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ دنیا کا کوئی منصف مزاج اسے دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ عربوں کے کسی مطالبہ کو بھی پورا کیا گیا ہے۔ مجلس مذا نے تمام اسلامی ممالک کو متوجہ کیا ہے کہ وہ سب کے سب اس بارہ میں حکومت برطانیہ کی مخالفت کریں۔ اور اس سے صاف الفاظ میں مطالبہ کریں۔ کہ عربوں کے قتل اور تباہی و بربادی کی اس سکیم کو فوراً منسوخ کر دے (آخرین)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ احمد دین۔ چراغ دین برکت پسران فتح الدین ذات ترکھان سکنہ گوپی پور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم یکم اگست ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء (دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ الٰہ داد۔ اللہ بخش پسران سدھو ذات گھمار سکنہ دوالیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۷ اگست ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور بہ مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۹ جون ۱۹۳۹ء (دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل فروخت قطعات اراضی آبادی جدید قادیان

اسوقت قادیان کی نئی آبادی کے اکثر محلوں میں اچھے اچھے موقعہ کے سکنی قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالرحمت۔ محلہ دارالشکر۔ محلہ دارالیسر اور محلہ دارالبرکات میں اور ہر موقعہ کے مطابق علیحدہ علیحدہ نرخ مقرر ہیں۔ اور چونکہ اسوقت حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ایدہ اللہ نے فروخت اراضی کا کام خاکسار کے سپرد فرمایا ہوا ہے۔ اس لئے اطلاعاً اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ تا اطلاع ثانی خرید اراضی کے متعلق (ترسیل زرثمن کے سوا باقی) ہر ایک قسم کی خط و کتابت وغیرہ خاکسار کے ساتھ کی جائے۔ اور زرثمن براہ راست حضرت ممدوح کی خدمت میں ارسال کیا جائے۔

اسکے علاوہ پرائیویٹ قطعات اراضی بھی اچھے اچھے موقعہ کے مختلف محلوں میں اسوقت قابل فروخت موجود ہیں خواہشمند احباب خود تشریف لاکر یا بذریعہ خط و کتابت حسب ضرورت قطعات پسند کرکے سودا کر سکتے ہیں۔ نیز جو احباب اپنا خریدا ہوا کوئی قطعہ وغیرہ یا مکان فروخت کرنا چاہتے ہیں وہ بھی خاکسار کے ذریعہ سے فروخت کا انتظام کر سکتے ہیں۔

خاکسار (پروفیسر) محمد اسمٰعیل احمدی، مہتمم فروخت اراضی قادیان

قادیان اور اسکے گرد و نواح میں زمین خریدنے والوں کیلئے ایک ضروری اعلان

بعض اصحاب قادیان میں ہمارے مزارعان موروثی یعنی دخیلکاروں کے ساتھ ان کی زیر قبضہ زمین کے متعلق بیع و رہن کی گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ یا ہمارے پاس اجازت کیلئے آتے ہیں۔ ایسے جملہ اصحاب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دخیلکاران اپنی زیر قبضہ زمین کے مالک نہیں ہیں بلکہ محض مزارعان موروثی ہیں جنہیں اپنی زمین کو رہن رکھنے یا بیع کرنے یا زراعت کے سوا کسی اور استعمال میں لانے کا قطعاً کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ پس آئندہ کوئی صاحب ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو کرکے اپنا نقصان نہ کریں۔ علاوہ ازیں قادیان کے گرد و نواح میں تین گاؤں ایسے ہیں جہاں کے باشندگان اپنی اراضیات کے کامل مالک نہیں ہیں۔ بلکہ صرف حقوق ملکیت ادنےٰ رکھتے ہیں۔ اور ملکیت اعلےٰ کے حقوق ہمارے خاندان کو حاصل ہیں۔ یہ دیہات ننگل باغبانان اور بھینی بانگر اور کھارا ہیں۔ احباب کو چاہئے کہ ان دیہات میں بھی کوئی سودا بغیر مالکان اعلےٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت حاصل کرنے کے نہ کریں۔ یہ پابندی ان دیہات کے قدیم اصل باشندگان کے سوا باقی سب اصحاب پر عائد ہے۔ خواہ وہ اس سے قبل ان دیہات میں کوئی اراضی حاصل کر چکے ہوں۔ یا آئندہ کریں۔

خلاصہ یہ کہ قادیان کی اراضی دخیلکاری کی خرید وغیرہ بہر صورت ممنوع ہے اور کسی صورت میں اسکی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ اور ننگل اور بھینی اور کھارا کی اراضیات ملکیت ادنےٰ کیلئے مالکان اعلےٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت ضروری ہے جسکے بغیر کوئی سودا نہیں ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ اس واضح اعلان کے بعد کوئی صاحب اس اعلان کے خلاف قدم اٹھا کر اپنے نقصان اور ہماری پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے۔

مندرجہ بالا دیہات کے علاوہ اگر کوئی صاحب قادیان کے ارد گرد کسی اور گاؤں میں زمین خریدنا چاہیں تو وہ حسب قانون رائج الوقت خرید سکتے ہیں لیکن ایسے دوستوں کو چاہئے کہ وہ کسی واقف کار سے مشورہ کر لیا کریں تاکہ تم کے دھوکے کا شکار نہ ہو جاویں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ایم۔ اے قادیان ۲۹ مئی

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ برکت اللہ ولد خیر الدین ذات ارائیں سکنہ کوٹلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے ۲۵ $\frac{8}{39}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵-۶-۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے۔

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ مولا بخش ولد نھتو ذات ارائیں سکنہ ڈھڈیالہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے ۳۰ $\frac{8}{39}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵-۶-۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گوالیار ۱۴ جون۔ مہاراجہ صاحب نے ایک دربار منعقد کیا جس میں بعض اصلاحات کا اعلان کیا۔ مثلاً آزادیٔ تقریر و تحریر۔ آزادی مذہب وضمیر۔ انجمنیں قائم کرنے اور جلسے منعقد کرنے کی اجازت نیز اسمبلی کے قیام کا اعلان کیا۔ اور ایک فرنچائز کمیٹی بھی مقرر کی۔

نیویارک ۱۳ جون۔ اس وقت حکومت امریکہ کے پاس ۱۶۔۱ ارب ڈالر سے قدرے زائد مالیت کا سونا موجود ہے جو دنیا میں موجود سونے کی کل مقدار کا ساٹھ فیصدی ہے۔

شملہ ۱۴ جون۔ اخراجات کو کم کرنے اور آمد کو بڑھانے کے لئے حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی نے آج اپنا کام ختم کر لیا۔ اگست میں آخری رپورٹ مرتب ہو گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اخراجات کی کمی کے سلسلہ میں وہ ہائیکورٹ کے ججوں اور صوبہ کے کمشنروں کی تعداد میں تخفیف کی سفارش کرے گی نیز سرکاری ملازموں کے لئے پنشن کے بجائے معین تنخواہیں تجویز کرے گی اس کے علاوہ پیشہ ورانہ ٹیکس سیلز ٹیکس۔ بجلی پر ٹیکس اور شادی بیاہ پر ٹیکس تجویز کرے گی۔

بغداد ۱۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق پارلیمنٹ بجٹ سیشن کے بعد توڑ دی جائے گی۔

انقرہ ۱۴ جون۔ ترکی حکومت نے فرانس کے ساتھ معاہدہ کو تصدیق کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کر دیا ہے اس معاہدہ کی منظوری کے بعد ہی اسکندرونہ پر ترکی کا قبضہ ہو جائیگا اور فرانسیسی افواج کو روانگی کے لئے آٹھ روز کی مہلت دی جا سکے گی۔

پشاور ۱۴ جون۔ مفتی آباد ستیہ آگرہ سرد پڑ گئی ہے۔ چار روز سے کوئی جتھہ گرفتار نہیں ہوا۔ بلکہ بعض معافیاں مانگ کر جیل سے واپس آ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۴ جون۔ ایک عراقی مصنف کو جرمن گورنمنٹ نے ملازم رکھا ہے۔ جو اس کے حق میں عربی زبان میں تقریریں براڈ کاسٹ کرتا ہے

لاہور ۱۴ جون۔ لاہور کارپوریشن بل پر غور کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جس میں وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ و سکرٹری محکمہ ہذا کے علاوہ کمشنر لاہور ڈویژن گورنمنٹ لیگل ریممبرنسر اور مسٹر میکنات بھی شامل ہیں۔ اس بات کا انتظام کر دیا جائے گا۔ کہ صرف اچھوت ووٹر ہی اچھوت ممبروں کو منتخب کر سکیں۔ یہ بل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ضرور پیش ہو گا۔

شملہ ۱۴ جون۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کی دس ریلوے لائنوں کو بند کر دیا جائے کیونکہ ان سے بہت خسارہ ہو رہا ہے ان میں سے سات ٹو مدراس میں ہیں اور تین پنجاب میں یعنی لائل پور جڑانوالہ رہتک گوہانہ اور کانگڑہ ویلی ریلوے مؤخر الذکر لائن پر حکومت پنجاب نے دو سال کے لئے چار لاکھ روپیہ کی گارنٹی دی تھی۔ جو اگر آئندہ بھی جاری رکھی۔ تو اسے بند نہیں کیا جائیگا۔

پشاور ۱۴ جون۔ گلگت کے پولیٹیکل ایجنٹ معہ اپنی اہلیہ کے کشتی میں دریائے سندھ کو عبور کر رہے تھے۔ کہ کشتی الٹ گئی۔ اور دونو غرق ہو گئے۔

کلکتہ ۱۴ جون۔ بنگال اسمبلی میں ہوم منسٹر نے بیان کیا۔ کہ کلکتہ پر ہوائی حملہ کا خطرہ بہت کم ہے۔ تاہم حفاظت کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اور کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ بمباری کی صورت میں ڈاک خانہ۔ ریلوے۔ بجلی گھر اور تار گھر وغیرہ بند نہ ہوں لیکن اور جان و مال کا نقصان بھی کم سے کم

ڈیٹرائیٹ ۱۳ جون۔ ایک مقامی اخبار نے لکھا ہے کہ ایک لائن کے آس پاس جس پر سے ملک معظم کی ٹرین گذرنے والی تھی۔ ڈائنامیٹ کے بعض ٹکڑے پائے گئے ہیں جسے گاڑی کو اڑانے کی کوشش سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ مگر پولیس اس واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کرتی ہے۔

لنڈن ۱۴ جون۔ آج ملک معظم کا دورۂ کینیڈا کا آخری دن تھا کل آپ عازم انگلستان ہو جائیں گے گذشتہ شب آپ نے کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر میکنزی کنگ کے ساتھ شاہی ٹرین میں کھانا کھایا۔

لاہور ۱۴ جون۔ لاہور ہائیکورٹ ۱۴ جولائی کو گرمی کی تعطیلات کے لئے بند ہو کر ۲۵ ستمبر کو کھلے گا ان ایام میں مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ اور مسٹر جسٹس بلیکر آن ڈیوٹی رہیں گے۔

برلن ۱۳ جون۔ رائش نوآبادیاتی لیگ کے لیڈر نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب تک ہماری نوآبادیاں واپس نہیں دی جاتیں۔ اور جرمن باشندوں کو ضرورت کے مطابق رہنے کے لئے جگہ نہیں دی جاتی۔ اس وقت تک دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

وارسا ۱۴ جون۔ سلواکیہ کے تین طیارے پولینڈ میں داخل ہوئے۔ ہوابازوں نے طیاروں سمیت اپنے آپ کو حکومت پولینڈ کے حوالے کر دیا۔ اور کہا۔ کہ ہم اس خوف سے بھاگ آئے ہیں۔ کہ نازی ہمارے طیارے نہ چھین لیں۔

لنڈن ۱۴ جون۔ ملک معظم کے سفر امریکہ پر پہلے تو جرمن پریس نکتہ چینی ہی کرتا رہا ہے۔ مگر اب بعض اخبار اس کے مفید اثرات کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ امریکہ کے جو لوگ خواہ مخواہ یورپین ممالک کے معاملات میں دخل اندازی کے شائق ہیں۔ اس سفر سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے

ٹوکیو ۱۳ جون۔ جاپانی وزارت جنگ نے اعلان کیا ہے کہ چین میں جاپان کی مخالف افواج آئندہ دو تین سال میں یقیناً پسپا ہو جائیں گی جاپان نے اتنا علاقہ فتح کر لیا ہے جس میں ۷ کروڑ چینی آباد ہیں جنگی محاذ ۲۲۴۰ میل کے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے۔ جو جنگ عظیم کے مغربی محاذ سے چار گنا ہے۔

دہلی ۱۴ جون۔ حکومت مدراس نے اپنے صوبہ میں حیدرآباد کے خلاف ایجی ٹیشن کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کرنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ مملکت نظام کے خلاف حال میں ایک پمفلٹ شائع ہوا تھا۔ اسے بھی ضبط کر لیا گیا ہے

دہلی ۱۴ جون۔ اخبار الجمعیتہ سے دو ہزار کی ضمانت طلبی کی خبر پہلے شائع کی جا چکی ہے۔ اس کی بنیاد ایک مکتوب جرمن ہے۔ جس میں برطانیہ کی حکمت عملی پر تنقید کی گئی تھی۔ اور جو ۱۳ مئی کے پرچہ میں شائع ہوا تھا

شنگھائی ۱۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے برطانوی سفیر کو قتل کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ وہ اپنے سکوٹری سمیت ایسا لباس پہنتے ہیں جس پر گولی اثر نہ کر سکے۔ سفارت خانہ کے گرد پہرا سخت کر دیا گیا ہے۔

صنعا ۱۴ جون۔ یمن میں اٹلی کے خلاف جذبات منافرت پھیل رہے ہیں۔ لازمی بھرتی کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ یمن کی کل آبادی ۲۵ لاکھ ہے

برلن ۱۳ جون۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں جرمنی اور برازیل میں جو اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ وہ اب رفع ہو گیا ہے اور پھر سفراء کا تبادلہ کر لیا گیا ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل قلم اصحاب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلطان القلم کا خطاب دیا گیا ہے جس میں یہ اشارہ تھا کہ حضور علیہ السلام قلم کے بادشاہ ہیں۔ اور تحریر کے میدان میں آپ عظیم الشان کام سرانجام دینگے چنانچہ دنیا گواہ ہے کہ آپ نے اس بارہ میں زبردست کام کیا اور اپنے مبارک زمانہ میں اسیؔ سے کچھ اوپر تصانیف تحریر فرمائیں۔

اس وقت جماعت کی موجودہ ترقی اور وسعت کے لحاظ سے تصنیف کا کام بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہماری جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے زبانی طور پر تبلیغ کی جدوجہد بڑے وسیع پیمانہ پر جاری رکھی ہے مگر لٹریچر کے لحاظ سے ابھی اس میں کمی ہے۔ پس جماعت کے اہل قلم اصحاب کو اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کہ وہ ایسی کتب اور ٹریکٹ کثرت سے لکھیں جو سلسلہ عالیہ کے لئے ہر رنگ میں مفید ثابت ہوں۔

جو احباب خود کوئی تحریری کام نہ کر سکتے ہوں۔ مگر اس کے متعلق کوئی اچھی اور مفید تجویز اپنے ذہن میں رکھتے ہوں وہ اس سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ اور جو احباب اس وقت کسی تحریری کام میں مشغول ہوں یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ بھی اس کی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

دی۔ پی وصول کرنا احباب کا فرض ہے

جن احباب کا چندہ ۲۰ جون یا اس سے قبل کسی تاریخ تک ختم ہوتا ہے ان کے نام حسب اعلانات سابقہ ۱۲ جون کو دی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۲ جون تک جن اصحاب نے قیمت ارسال فرما دی تھی یا ادائگی کے متعلق دفتر میں اطلاع بھجوا دی تھی ان کو دی۔ پی ارسال نہیں کئے گئے۔ اسی طرح ان اصحاب کے نام بھی دی۔ پی ارسال نہیں کئے گئے جو اپنا چندہ عموماً بذریعہ دفتر محاسب یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کے نام علیحدہ بھی چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اپنا اپنا چندہ بھجوا دیں۔ اگر ان کی طرف سے ۱۰ جولائی تک قیمت وصول نہ ہوئی تو پھر ہم مجبور ہوں گے کہ ان کے نام جولائی میں دی۔ پی ارسال کریں۔ اس صورت میں ان کی یہ شکایت کہ چونکہ وہ دفتر کو کسی وقت یہ تاکید کر چکے ہیں کہ ان کے نام کبھی دی۔ پی ارسال نہ ہو اس لئے دفتر کو دی۔ پی ارسال نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ بجا نہ ہوگی۔

پس ان تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ بہت جلد ارسال چندہ کی طرف توجہ فرمائیں۔ الفضل کی موجودہ مالی مشکلات میں ان کا یہ تعاون نہایت ہی باعث شکریہ ہوگا۔

ان کے علاوہ اس ماہ میں جن دوستوں کی خدمت میں دی۔ پی پہونچیں وہ براہ مہربانی ضرور وصول فرمالیں اور واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کا موجب نہ بنیں۔

خاکسار۔ مینجر "الفضل"

ممالک غیر کے خریدار اصحاب توجہ فرمائیں

غیر ممالک میں چونکہ دی۔ پی نہیں بھیجا جا سکتا لہذا وہاں کے خریداروں پر یہ ذمہ داری پڑتی ہے۔ کہ جونہی ان کا چندہ ختم ہو وہ فوراً رقم بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر بھجوا دیا کریں۔ لیکن افسوس ہے بعض دوست ایسا نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے ان کے ذمہ کئی کئی ماہ کا بقایا ہو جاتا ہے۔ اس ماہ تمام بقایا دار اصحاب کے نام چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ تا وہ جلد از جلد اپنا اپنا چندہ بھیج دیں۔ اس اعلان کے ذریعہ انہیں ادائیگی کی مزید تاکید کی جاتی ہے۔ اگر ان کی طرف سے دو ماہ کے اندر چندہ وصول نہ ہوا تو ہم مجبور ہوں گے کہ ان کے نام اخبار بند کر دیں۔

خاکسار مینجر

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) اللہ بخش صاحب کارکن بیت المال قادیان اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے (۲) عبد الحکیم صاحب شام چوراسی شیخ علی محمد صاحب کی صحت کے لئے (۳) بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان مولوی عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل کی صحت کے لئے جو میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں (۴) ملک رشید احمد صاحب قادیان نعیمہ انور بنت ملک نصیر احمد صاحب کی صحت کے لئے جو کپڑوں کو آگ لگنے کی وجہ سے جھلس گئی ہیں (۵) رشید احمد صاحب فیض اللہ چک اپنے چچا نصیر احمد صاحب کی صحت کے لئے جن کا غالباً اپریشن ہونے والا ہے (۶) شیخ ذکاء اللہ صاحب سینیٹری انسپکٹر ضلع رہتک اپنی دینی و دنیاوی ترقیات اور مشکلات سے رہائی کے لئے (۷) عبد الحفیظ خان صاحب لاہور اپنی کامیابی کے لئے (۸) فضل حسین صاحب دوکاندار قادیان اپنی لڑکی کی صحت کے لئے (۹) ملک عبد اللہ خان صاحب رنگون اپنی ترقی اور مشکلات سے رہائی کے لئے (۱۰) میاں جان محمد صاحب اپنے پوتے افتخار احمد کی صحت کے لئے (۱۱) محمد یوسف صاحب کمال ڈیرہ سنت محمد وکیل اور محمد شفیع صاحبان اور ان کے والد کی مقدمہ میں بریّت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ایک احمدی کی عزت افزائی

ڈاکٹر ظفر حسن صاحب سب اسسٹنٹ سرجن صوبیدار آئی۔ ڈی۔ ایس۔ ایم۔ او۔ بی۔ آئی۔ آئی۔ ایم۔ ڈی بکلوہ چھاؤنی کو برٹش آف انڈیا کا تمغہ سیکنڈ کلاس معہ خطاب بہادر فوجی خدمات کے صلہ میں ملا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

تلاش گمشدہ

حکیم فتح محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور کا دو ماہ سے کوئی پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر کسی بھائی کو ان کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو دیکھیں تو خاکسار کو فوراً اطلاع دیں۔ خاکسار محمد علی نجومی فیض اللہ چک ضلع گورداسپور

امتحانات میں کامیابی

(۱) میرے لڑکے ابو البشیر محمد ایوب نے ڈھاکہ یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ محمد عظیم الدین اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر بہادسور ضلع سلہٹ (۲) اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بڑے لڑکے شیخ لطیف الرحمن بی۔ اے نے ایس۔ اے۔ وی کی ڈگری ۱۲۷ نمبروں کے ساتھ حاصل کی ہے۔ میں ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے بچے کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ خاکسار شیخ عبد الکریم ارشد قادیان (۳) ماسٹر محمد عبد العزیز صاحب انگلش ماسٹر گورنمنٹ سکول شکر گڑھ نے امسال ایف اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

ارکانِ اسلام کو پسِ پشت ڈالنے والے احرار اور تبلیغ کانفرنس کا ڈھونگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار نے "تبلیغ کانفرنس قادیان" کی آڑ میں جو فتنہ برپا کرنا چاہا۔ اور جس کا حکومت پنجاب نے از راہِ دُور اندیشی انسداد کر دیا۔ اس کی حقیقت پہلے واضح کی جا چکی ہے۔ اور احرار کے اپنے بیانات سے ہی ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ وُہ جماعت احمدیہ کو مرعوب کرنے کے لئے اس قسم کے اشتعال انگیز مظاہرے اور دیگر حرکات کرنا چاہتے تھے۔ جن کا نتیجہ امن شکنی۔ اور فساد کے سوا کوئی نکل ہی نہیں سکتا تھا۔ اور یہی ان کی غرض تھی۔

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کو نہ تو تبلیغ سے کوئی تعلق ہے نہ مذہب ان کی نگاہ میں کوئی وقعت رکھتا ہے اور نہ مسلمانوں کی خیر خواہی سے انہیں کوئی واسطہ ہے۔ اور یہ اس قدر صاف اور اتنی واضح بات ہے۔ کہ اس کے لئے ہمیں احرار کے ماضی پر نظر ڈال کر ان کی اسلام اور مسلمانوں سے متعلق غداریوں۔ طوطا چشمیوں اور دین فروشیوں کے شرمناک واقعات پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس وقت بھی جبکہ وُہ بڑے زور شور سے "قادیان میں تبلیغ کانفرنس" کرنے پر تُلے ہُوئے تھے۔ اسی قسم کی حرکات کے مرتکب ہو رہے تھے۔ اور ہوتے رہیں گے۔

ابھی تھوڑے ہی دن ہُوئے احرار کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق ایک جلسہ میں اہل ہند کی غلامی کا رونا روتے ہوئے اعلان کر چکے ہیں۔ کہ "غلاموں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ اور مسلمان کبھی غلام نہیں ہوتا۔" اور جب وُہ اپنے آپ کو اور تمام احرار کو غلام سمجھتے ہیں۔ تو مطلب یہ ہُوا۔ کہ ان کا کوئی مذہب نہیں۔ اور احرار مسلمان نہیں۔ اور جب احرار مسلمان نہیں۔ تو وُہ دُوسروں کو کس مونہہ سے تبلیغ کر سکتے ہیں۔ وُہ پہلے خود مسلمان بنیں۔ جس غلامی کو منافئ اسلام سمجھتے ہیں۔ اس سے رہائی حاصل کریں۔ نام کے نہیں بلکہ حقیقی حُر بنیں۔ حکومتِ انگریزی کی بجائے اپنی حکومت قائم کریں۔ اور پھر تبلیغ کا نام لیں۔ لیکن ذرا دلیری دیکھئے۔ ایک طرف تو خود تسلیم کردہ غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈالے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ کہ غلام کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ اور دُوسری طرف یہ شور مچاتے پھرتے ہیں کہ کہیں اور نہیں قادیان میں جہاں سے جماعت احمدیہ ساری دُنیا میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے مذہب کی تبلیغ کے لئے کانفرنس منعقد کریں گے۔

پھر اور سنئے۔ اخبار "نیشنل کانگرس" میں جس نے احرار کی تبلیغ کانفرنس کا خاص اہتمام سے پراپیگنڈا کیا۔ حتٰے کہ اس کی تائید میں غلط بیانیوں تک سے دریغ نہیں کیا۔ احرار کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ کی ایک تقریر چھپی ہے جس کے متعلق لکھا ہے:۔

"ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہُوئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سامنے اصلی مقصد مادرِ وطن کو غیروں کے پنجے سے مخلصی دلانا ہے۔ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جو مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ ان کو بھی کسی طرح ملک کی جنگِ آزادی پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ حج شریف پر جانے کے لئے پاسپورٹ حاصل کرنے کے لئے نوکر شاہی کے افسروں کا دست نگر ہونا پڑتا ہے۔ ضلع کے حکام اپنی قلم کی ایک ہی جنبش سے ہمیں نماز کی ادائیگی سے روک سکتے ہیں۔ اندریں حالات جب تک ہم آزادی حاصل نہ کر لیں ہم اسلام کے احکام اور پیغمبر کی تعلیم پر نہیں چل سکتے۔"

گویا ڈکٹیٹر احرار نے جو بات مجمل بیان کی۔ امیر شریعت احرار نے اس کی پُوری طرح تشریح کر دی۔ اور بتا دیا۔ کہ احرار "ملک کی جنگ آزادی" کے مقابلہ میں نماز۔ روزہ۔ حج۔ اور زکوٰۃ کی کہ یہی ارکانِ اسلام ہیں۔ کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ اور دوسروں کو تلقین کرتے ہیں۔ کہ جب تک وطن کو غیروں کے پنجے سے مخلصی نہ دلاؤ۔ اس وقت تک تمہیں نہ نماز پڑھنے کی ضرورت ہے۔ نہ حج کرنے کی۔ نہ زکوٰۃ دینے کی۔ کیونکہ تمہارا اصل مقصد وطن کو غیروں کے پنجہ سے آزاد کرانا ہے نہ کہ اسلام کے ارکان پر عمل کرنا۔ اور پیغمبرِ اسلام کی تعلیم پر چلنا۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا احرار نے "ملک کی جنگِ آزادی" ختم کر لی۔ اور فتح پالی ہے۔ اور کیا وُہ وطن کو غیروں کے پنجے سے مخلصی دلا چکے ہیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو کیا قادیان میں تبلیغ کانفرنس منعقد کرنا ان کے نزدیک ارکانِ اسلام اور تعلیم پیغمبر اسلام سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اور کیا اسلام کے بنیادی احکام کو پس پشت ڈال دینے کی تلقین کرنے والوں کو تبلیغ کانفرنس کا ڈھونگ رچانا مناسب ہے۔ جب احرار کے نزدیک ارکان اسلام کو بھی جن کا انکار صریح کفر ہے۔ جنگِ آزادی پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ گویا جب تک جنگِ آزادی ختم نہ ہو۔ اور وہ ہندوستان کے خود مختار حکمران نہ بن جائیں۔ اس وقت تک نہ نماز پڑھنی چاہیئے۔ نہ روزہ رکھنا چاہیئے۔ نہ حج کرنا چاہیئے۔ نہ زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ غرضیکہ پیغمبرِ اسلام کی تعلیم پر قطعاً عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ تو وُہ اسلام کے اتنے خیر خواہ۔ اتنے ہمدرد اور اتنے خدمت گزار کہاں سے بن گئے کہ جب تک قادیان میں تبلیغ کانفرنس منعقد نہ کریں۔ انہیں چین نہیں آ سکتا۔

سوال یہ ہے۔ کہ اگر تبلیغ سے مراد احکام اسلام کی تلقین ہے۔ تو جو لوگ اس وقت تک ارکانِ اسلام کو قابلِ عمل ہی نہیں سمجھتے۔ جب تک ہندوستان کی حکومت نہ حاصل کر لیں۔ وُہ اسلام کے کونسے احکام کی تبلیغ کے لئے کانفرنس منعقد کرنا چاہتے تھے۔ اور کس بات کی تبلیغ کے لئے اس قدر شور و شر برپا کر رہے تھے۔

غرض امیر شریعت احرار نے جس ہتک آمیز طریق سے ارکانِ اسلام کا ذکر کیا ہے۔ اور جس طرح انہیں ایک نہایت ادنےٰ غرض کے مقابلہ میں پس پشت ڈالنے کی تلقین کی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کی ذرہ بھر بھی وقعت نہیں ہے۔ اور جو لوگ اس درجہ اسلام سے بیگانہ ہوں۔ وُہ جب تبلیغ اسلام کا نام لیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اس کی آڑ میں عوام کو بیوقوف بنا کر اول لوٹنا پھر فساد برپا کرانا چاہتے ہیں۔

پھر جب اسلام کی احرار کے دل میں کوئی قدر نہیں۔ تو مسلمانوں کی خیر خواہی کی ان سے کیونکر توقع کی جا سکتی ہے۔ اور وُہ خیر خواہی کر ہی کس طرح سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر موقعہ پر انہوں نے مسلمانوں سے غداری کی۔ اور اب بھی ہر جگہ یہی طریق عمل اختیار کئے ہُوئے ہیں۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین کے اشاعت اسلام کے کام میں دلچسپ مقابلہ

(۵)

غیروں کی دی ہوئی عزت اور ہر دلعزیزی

ساتواں نقصان ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ "خدمت دین کی وجہ سے جو عزت اور ہر دلعزیزی مسلمانوں کے دلوں میں اس جماعت کو حاصل ہوئی تھی اسکو خلافت محمودیہ کے غالیانہ عقائد نے حرف غلط کی طرح مٹا کر رکھ دیا۔ اور سلسلہ کی ترقی کو سینکڑوں برس پیچھے ڈال دیا"

جہاں تک منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلوں میں یا ان کی زبانوں پر "عزت اور ہر دلعزیزی" کا سوال ہے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ غیر مبایعین کو اس کی بہت خواہش تھی۔ اور یہ خواہش ہی کشاں کشاں انہیں مرکز سلسلہ سے دور لے گئی۔ اگر انہیں غیر احمدیوں کی واہ واہ کا خیال نہ ہوتا تو اپنے عقائد میں تدریجاً لچک پیدا کرتے جاتے ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ خلافت محمودیہ کے مبارک عہد میں احمدیہ عقائد کی جو کھلی اور واضح تبلیغ ہوئی ہے اس نے غیر مبایعین کی ملمع سازی کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ اور اسی کا نام ڈاکٹر صاحب نے "عزت اور ہر دلعزیزی کا حرف غلط کی طرح مٹ جانا" رکھا ہے۔ ہر نبی اور مامور کے زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ جو اس کے منکروں اور نہ ماننے والوں کے ہاں عزت کے خواہاں رہے ہیں۔ اور ان کی ساری تگ و دو کا نقطۂ مرکزی یہ ہوتا تھا کہ انہیں دوسرے لوگوں میں ہر دلعزیزی حاصل ہو جائے اللہ تعالےٰ ان کے متعلق فرماتا ہے ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا (نساء)

کہ کیا یہ لوگ منکرین مامور سے تعلقات دوستی کے ذریعہ عزت و ہر دلعزیزی کے خواہشمند ہیں؟ یعنی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ تمام عزت تو اللہ تعالےٰ کے ہاں ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے حق و صداقت کی تبلیغ کرنے والوں کے متعلق منکرین مامور کا رویہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ واذا تتلی علیھم ایاتنا بینات تعرف فی وجوہ الذین کفروا المنکر یکادون یسطون بالذین یتلون علیھم ایاتنا (الحج) کہ جب ان پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو انکے چہروں پر غیظ و غضب کے آثار ہویدا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ہمارا پیغام پہنچانے والوں پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

ان قرآنی بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ مامور ربانی کے منکروں کا اہل حق پر ناراض ہونا ان کا قدیمی شیوہ ہے۔ اس لئے اگر غیر احمدی "محمودیوں" سے برافروختہ ہوتے ہیں تو یہ خلافت محمودیہ کی صداقت کی دلیل ہے نہ برعکس۔ ہاں مامور کے ماننے والوں کا اس کے منکرین کے ہاں "عزت اور ہر دلعزیزی" کا طلبگار ہونا ان کے نفاق پر دلیل ہے۔ اسلئے غیر مبایعین کا غیروں سے طالب عزت ہونا انکے اہل باطل ہونے پر گواہ ہے۔ نہ ان کے عقائد کی صحت پر دلیل۔

علاوہ ازیں یہ بھی تو قابل غور ہے کہ اس زمانہ میں خدمت دین حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کس نے کی ہے۔ سارے غیر مبایعین کی متفرقہ خدمت دین اس خدمت کے بالمقابل پرکاہ کے برابر نہیں۔ خود غیر احمدی علماء کو اعتراف تھا کہ تیرہ سو برس میں آپ بے نظیر خادم اسلام ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے مقابلہ پر عداوت اور دشمنی کا جو طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ اور جس طرح آپ کو آج تک گالیاں دی جاتی ہیں۔ وہ حضور کے عقائد کی طرف منسوب کر کے ہی دی جاتی ہیں۔ کیا کوئی شخص یہ کہنے میں حق بجانب ہو سکتا ہے۔ کہ مخالفت کا یہ سارا جوش نعوذ باللہ آپ کے غلط یا غالیانہ عقائد کا نتیجہ تھا۔ اور اسی وجہ سے آپ کی عزت اور ہر دلعزیزی حرف غلط کی طرح مٹ گئی؟ اگر یہ کہنا درست ہو سکتا ہے۔ تو شائد ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے قول کو بھی کچھ وقعت دی جا سکے۔ لیکن اندریں صورت بھی یہی ثابت ہو گا کہ جماعت احمدیہ اسی مسلک اور انہی عقائد پر ہے جو حضرت مسیح موعود کا مسلک تھا۔ اور جو حضرت مسیح موعود کے عقائد تھے۔ اور غیر مبایعین اس جادۂ صواب سے اور ان عقائد صحیحہ سے منحرف ہو چکے ہیں یقیناً غیر احمدیوں کا سلوک جماعت احمدیہ سے وہی ہے جو بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام سے تھا۔ اور یہ ان کے سچے احمدی ہونے کی واضح دلیل ہے۔ غیر مبایعین نے جب کبھی منکرین مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں "عزت اور ہر دلعزیزی" حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو حضور علیہ السلام کے نام کو حذف کر کے یا حضور کے مقام کو چھپا کر حاصل کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ذرا سا راز کھلنے پر وہ حرف غلط کی طرح مٹ جاتی ہے۔ ہمیں تو لوگوں کی عزت و ذلت سے سروکار نہیں۔ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

جماعت احمدیہ اس فرض کو پورا کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسے غیر معمولی کامیابی بھی حاصل ہو رہی ہے غیر مبایعین کی ترقی صدہا سال پیچھے جا پڑی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لگایا ہوا پودا الہٰی پیشگوئیوں کے مطابق روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اور اکناف عالم میں اسکی شاخیں بسرعت پھیل رہی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو ہر رنگ میں ارتقاء و غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔ باقی رہا منکرین مامور الہٰی کے ہاں "عزت اور ہر دلعزیزی" کا سوال تو اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات مبارکہ میں ہی ہمارا جواب یہ ہے کہ ؎

داغ لعنت ہے طلب کرنا زمیں کا عزّ و جاہ
جس کا جی چاہے کرے اس داغ سے وہ تن فگار
کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلت سے ہو راضی اس پہ سو عزت نثار
(درثمین)

الغرض جماعت احمدیہ کے جس مسلک پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ اور اسے "خلافت محمودیہ" کا نقصان قرار دے رہے ہیں۔ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک کا لازمی نتیجہ ہے۔ جس "عزت اور ہر دلعزیزی" کے لئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب گھل رہے ہیں۔ اس کا ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ غیر مبایعین کلیتہً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ دیں اور اس کا برملا اعلان کر دیں۔ تب شائد ان کی مطلوبہ "عزت اور ہر دلعزیزی" ان کو نصیب ہو سکے۔ یہ بات میں ہی نہیں کہتا بلکہ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" بھی لکھ چکے ہیں۔ جو غیر مبایعین کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

"آپ آج ہی احمدیت سے علیحدگی اختیار کر کے دیکھ لیجئے۔ (غیر احمدی) سر آنکھوں پر بٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ تو ان کی دشمنی مسیح موعود سے ہے۔ صداقت سے ہے۔ اسلام کی صحیح رُوح سے ہے۔ جب تک آپ امن کے اس شہزادہ کا دامن تھامے رہیں گے دشمنوں کی گرفت ڈھیلی نہیں ہوگی۔ اور شیطان اپنی پوری قوت کے ساتھ اپنے لشکروں کو لے کر حملہ کرتا رہے گا" (۲۳ مارچ ۱۹۳۶ء)

کیا اب بھی کسی غیر مبائع کو اس میں شک ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت محض اس وجہ سے ہے۔ کہ وہ فرستادۂ حق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہے اور اسلام کی صحیح رُوح پر عمل پیرا ہے؟ ڈاکٹر صاحب اگر غیر احمدیوں کے ہاں "عزت اور ہر دلعزیزی" کے طالب ہیں۔ تو ایڈیٹر صاحب "پیغام" کے بتائے ہوئے نسخہ پر عمل کریں۔ خود غیر مبائعین کے ہاں یہ نمونہ موجود ہے۔ کہ ان میں سے جو جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زیادہ دُور ہوتا جاتا ہے۔ اسے غیر احمدی زیادہ سر آنکھوں پر بٹھاتے جاتے ہیں۔ کیا انہیں معلوم نہیں۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم۔ اور مولوی صدر الدین صاحب ایسے لوگوں کی جو واہ واہ ہوتی ہے۔ وہ ابھی تک مولوی محمد علی صاحب کو حاصل نہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

سیاست کے جوڑ توڑ

آٹھواں نقصان ڈاکٹر صاحب نے یہ پیش کیا ہے۔ کہ:۔

"احمدی جماعت کی توجہ کو حضرت اقدس کے اصل منشاء حفاظت و اشاعتِ اسلام سے ہٹا کر سیاست کے جوڑ توڑ اور ریاست کے بنانے کی طرف ڈال دیا"

غیر مبائعین عام طور پر ریاست بنانے کا طعنہ دیتے رہتے ہیں۔ اور سیاسیات میں دخل دینے پر ہمیں موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔ اور اپنا فخر اسی بات میں بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نہ ریاست بناتے ہیں نہ "سیاست میں جوڑ توڑ" کرتے ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ریاست بنانا۔ یا سیاست میں ملک کی راہ نمائی کرنا غیر مبائعین کے بس کا روگ ہی نہیں ان کا یہ راگ تو "عصمت بی بی از بے چادری است" کا مصداق ہے۔ ورنہ ان کے نزدیک بھی یہ کام بُرا نہیں۔ بلکہ دینی مقصد کے پیش نظر تو نہایت ضروری اور اعلےٰ درجہ کا کام ہے۔ غیر مبائعین کے مندرجہ ذیل حوالہ جات خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:۔

۱ "ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہر وقت چوکس رہیں۔ ہندوستان میں ہماری حالت دوسروں کے مقابل نہایت نا تسلی بخش اور کمزور ہے۔ دُنیا میں اگر کسی سے حقوق کی توقع ہو سکتی ہے۔ تو وہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر۔ کاغذات کے پرزوں اور زبانی وعدوں کو چیخ و پکار کے علی الرغم ہمیشہ پاؤں کے نیچے روندا جاتا رہا ہے" (پیغام صلح ۷۔ اپریل ۱۹۳۷ء)

۲ "قرآن اس لئے آیا تھا۔ کہ اپنے متبعین کو دائمی غلبہ اور خلافت ارضی عطا فرمائے۔ مگر آج مسلمان عالمگیر ذلت و رسوائی کا شکار ہے" (پیغام صلح ۱۷۔ جون ۱۹۳۷ء)

۳ "اگر ہمارے پیش نظر کوئی اور غرض ہوتی۔ مثلاً یہ کہ ہم نے ملکی اغراض کی خاطر قوم کو مضبوط بنانا ہے۔ تا کہ کل جب ہندوستان میں انقلاب ہو۔ تو ہم اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے مخالف طاقتوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اور اپنے آپ کو محفوظ کر سکیں جو بجائے خود ایک اچھی غرض ہے۔ لیکن اگر ہماری اغراض میں یہ بات بھی داخل ہوتی جس طرح جماعت قادیان نے اسے اپنی اغراض میں داخل کر لیا ہے۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ اس کو مٹانا اس سے ثواب کا کام ہے" (پیغام صلح ۱۲۔ جون ۱۹۳۷ء)

۴ "ہماری انجمن کی رائے میں کانگرس کی موجودہ پالیسی جس کی رُو سے ہندوستان میں مسلمانوں کی علیحدہ ہستی کو ہی مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسی ہے کہ کوئی مسلمان جو فکر اور تدبر سے کام لے گا۔ وہ کانگرس کی تائید نہیں کر سکتا" (پیغام صلح ۳۔ جون ۱۹۳۷ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب۔ اور ان کے ساتھیوں کے ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ قوم کو مضبوط بنانا بجائے خود ایک اچھی غرض ہے۔ اور ہندوستان کے نازک حالات میں اسلامی سیاست سے کنارہ کشی "فکر و تدبر" کے خلاف۔ مسلمانوں کو طاقتور قوم بنانا۔ ان کے حقوق کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے اور قرآن مجید کے آنے کی غرض یہ ہے کہ سچے مسلمانوں کو "دائمی غلبہ اور خلافت ارضی" عطا فرمائے۔ فرمایئے۔ ان حالات میں ریاست بنانے کا طعنہ یا سیاست میں راہ نمائی کا الزام دیانت داری پر مبنی قرار دیا جا سکتا ہے؟

ذرا اور آگے چلئے۔ غیر مبائعین کو ہمارے مسلک سے اختلاف ہو۔ تو ہو مگر یہ تو وہ بھی ضرور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "خلافتِ محمودیہ" میں جماعت کو بے نظیر استحکام اور غیر معمولی عظمت حاصل ہے۔ مرکز کی حیثیت میں شاندار اضافہ ہوا ہے۔ وہ اس استحکام کا انکار نہیں کر سکتے۔ جماعت احمدیہ کے ایثار۔ اس کی قربانی۔ اور اطاعتِ امام کا خیرہ کُن نظارہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہے جماعت احمدیہ کی تنظیم کا بھی انہیں اعتراف ہے۔ اور ساتھ ہی وہ یہ بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ اس طرح کے استحکام و تنظیم جماعت کے بغیر دینی فتوحات نہیں ہو سکتیں۔ مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں:۔

"ہم اس بات کو فراموش نہیں کر سکتے۔ کہ جس طرح ملکی فتوحات کے لئے ایک زبردست اور منظم فوج کی ضرورت ہوتی ہے۔ دینی فتوحات کے لئے ایک زبردست اور منظم جماعت کی ضرورت ہے" (پیغام صلح ۳ مئی ۱۹۳۷ء)

پھر ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" غیر مبائعین کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

"اگر آپ آج تک اپنی اندرونی طاقت کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی طرف تھوڑی سی بھی توجہ فرماتے۔ تو یہ کام کہیں کا کہیں پہنچ چکا ہوتا۔ استحکامِ جماعت ہی ایک چیز ہے۔ جو کسی قوم کو دنیا میں سرفراز رکھتی ہے" (پیغام صلح ۷ مئی ۱۹۳۷ء)

پھر ایک اور جگہ ڈاکٹر اللہ بخش صاحب غیر مبائع نے لکھا ہے:۔

"اشاعتِ قرآن و اشاعتِ اسلام سے مقدم اس جماعت کو زندہ کرنا اور اسے ترقی و توسیع دینا ہے جس کے سہارے پر یہ مبارک و مقدس کام قائم ہے" (پیغام صلح ۱۷ مارچ ۱۹۳۷ء)

ناظرین کرام! ان اقتباسات کو پڑھیں اور غیر مبائعین کے بے اصولا پن کی داد دیں عجیب بے ہنگم قوم ہے۔ ایک طرف منظم جماعت کے بغیر دینی فتوحات کو محال قرار دیتی ہے استحکامِ جماعت ہی کو جماعت کی سرفرازی کا ذریعہ بتاتی ہے۔ ترقی و توسیع جماعت کو اشاعتِ قرآن و اشاعتِ اسلام پر مقدم گردانتی ہے۔ لیکن دوسری طرف اسی کام کو "سیاست کے جوڑ توڑ اور ریاست کے بنانے" کا جرم بتا کر اس کی تحقیر کرنا چاہتی ہے۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ غیر مبائعین اس مقصد کے حصول میں بالکل ناکام رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مقصد میں کامیاب و کامران ہے"۔

ایک سوال کا جواب

مندرجہ بالا حوالہ جات پڑھنے کے بعد ہر شخص کے دل میں طبعاً یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ جب غیر مبائعین استحکامِ جماعت کو اشاعتِ اسلام پر بھی مقدم مانتے ہیں۔ تو وہ جماعت احمدیہ کے اسی فعل پر اعتراض کیوں کرتے رہتے ہیں اور اسے "ریاست بنانے" کے نام سے کیوں موسوم کرتے ہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ غیر مبائعین استحکام سے یکسر محروم ہیں۔ اور جماعتِ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اس نعمت سے نوازا ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو مذموم صورت میں پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں سے بعض لوگ جماعت احمدیہ کی تنظیم اور استحکام کو دیکھ کر غیر مبائعین سے اس کی مثل کا مطالبہ کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے لوگوں کو اپنے قابو میں رکھنے کے لئے اکابر غیر مبایعین جماعت احمدیہ کے استحکام کی مذمت کرتے رہتے ہیں۔ گویا یہ ساری جدوجہد محض ایک طفل تسلی ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب خود فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو دنیا کی ان کششوں سے جو قادیان میں جمع ہو گئی ہیں کبھی کبھی متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہمارے ہاں بھی ایسا ہی ہو۔"

(پیغام صلح ۱۱ جنوری ۱۹۳۷ء)

عرصہ دراز تک امیر غیر مبایعین اپنے انگریزی ترجمہ کے ذکر کے پیچھے استحکام جماعت کے مطالبہ کو دبانے کی کوشش کرتے رہے۔ اور قادیان والوں کے استحکام کو ریاست بنانا کہہ کر ٹالتے رہے مگر آخر مجبوراً انہیں اور ان کے ساتھیوں کو وہی راہ اختیار کرنا پڑی جس کی سالہا سال مذمت کرتے رہے ہیں۔ پیغام صلح میں لکھا ہے۔

"اس سال مجلس مشاورت (؟) نے انجمن کی سلور جوبلی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس مبارک موقعہ پر ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کی تحریک کی گئی ہے جو استحکام جماعت پر خرچ ہوگا۔ استحکام جماعت ایک وسیع اور جامع لفظ ہے اس کی تفصیلات کا تعین تو وقت اور حالات کریں گے تاہم جو اس وقت اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جن سے جماعت (غیر مبایعین) میں اعلیٰ درجہ کی تنظیم ہو ایسے اداروں کو قیام دیا جائے جو جماعت کی بقا کا موجب ہوں جماعت کے سامنے وقتاً فوقتاً ایسے خیالات پیش کئے جائیں جو جماعتی رنگ اور اس میں ضروری حد تک عصبیت پیدا کریں کیونکہ یہ بالکل واضح بات ہے کہ جب تک ایک جماعت میں یہ خصوصیات موجود نہ ہوں تو اسے جماعت کہنا عبث ہے۔"

(۲۷ اپریل ۱۹۳۸ء)

گویا ابھی تک غیر مبایعین کو جماعت کہنا عبث ہے۔ ہاں اب وہ مزید کوشش کر کے پھر ناکامی کا مزہ چکھ لیں گے۔ بہر حال اب انہوں نے جماعت احمدیہ کے اصول کو درست تسلیم کر لیا ہے۔

غیر مبایعین کے اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کی حقیقت

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کہا ہے کہ خلافت ثانیہ نے جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل منشا یعنی حفاظت و اشاعت اسلام سے ہٹا دیا ہے۔ یہ بات مولوی محمد علی صاحب بھی بیسیوں مرتبہ دہرا چکے ہیں۔ مگر اس سے بڑھ کر غلط بیانی اور مغالطہ دہی ہو نہیں سکتی۔ حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے اس مبارک خلافت میں جماعت احمدیہ نے جو کچھ کیا ہے۔ اور کر رہی ہے۔ غیر مبایعین کا کام اس کے مقابلہ میں ایسا ہیچ محض اور سراسر بے ثمر ہے۔ لے دیکر مولوی محمد علی صاحب اس انگریزی ترجمہ کو پیش کیا کرتے ہیں جو انہوں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تنخواہ لے کر کیا تھا اور اسے اپنے نام پر شائع کر کے اس کا کمیشن ہمیشہ کے لئے اپنے لئے اور اپنی اہلیہ کے لئے مخصوص کرا لیا ہے۔ ترجمہ قرآن مجید کرنا نہایت اچھا کام ہے جن جن لوگوں نے اردو انگریزی ہندی گورمکھی میں ترجمے کئے ہیں۔ انہیں ان کی نیت کے مطابق اجر ملے گا مگر صرف ترجمہ کرنا یا چند کتب شائع کر دینا ہی حفاظت و اشاعت اسلام نہیں ہے۔ اور اس پر ناز کرنا تو بہت ہی معیوب بات ہے خود پیغام صلح میں لکھا ہے۔

"تمام برادران سلسلہ گوش ہوش سے پڑھیں کہ مذہب کی ترقی محض خیالات کی کاغذی اشاعت سے ناممکن ہے اس ذریعہ سے آج تک نہ کسی نے ترقی کی ہے۔ اور نہ ہی کبھی ہوگی۔"

(۷ مارچ ۱۹۳۷ء)

یقیناً غیر مبایعین کو حفاظت و اشاعت اسلام کے ٹھوس کام میں بُری طرح ناکامی ہوئی ہے جس کی تفصیل میں ابھی عرض کروں گا۔ اس لئے وہ ہر جگہ اور ہر گھڑی "کاغذی اشاعت" پر فخر شروع کر دیتے ہیں۔ میرا یہ دعوے ہے کہ حفاظت و اشاعت اسلام کا کام بجز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام اور مشن کے ناقص۔ ادھورا اور عبث ہے ڈاکٹر اللہ بخش صاحب غیر مبایع لکھتے ہیں۔ "حضرت مسیح موعود کے نام اور دعوے کو الگ کر کے کس طرح دین کے غلبہ کی توقع ہو سکتی ہے۔"

(پیغام صلح ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء)

اور غیر مبایعین کسی زبان کسی ملک اور کسی قوم میں بھی اپنی تبلیغی مساعی میں جماعت احمدیہ کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ عربی میں ان کا لٹریچر جماعت احمدیہ کے مؤثر لٹریچر کے مقابل عشر عشیر بھی نہیں۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ ملائی۔ چینی۔ جاوی۔ بنگالی۔ مالاباری فارسی۔ پشتو۔ سندھی۔ گجراتی اور اردو وغیرہا زبانوں میں بھی کامیاب لٹریچر جو صحیح طور پر حفاظت و اشاعت اسلام کا کام کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ نے ہی پیش کیا ہے۔ غیر مبایعین اور انکے امیر کی تو انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ ان کی تحریرات اور کتابوں میں حتی الامکان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور دعوے کا ذکر نہ آ جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان میں مداہنت کا مرض بڑھ رہا ہے۔ اسی لئے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے لکھا تھا کہ

"آپ کا عین فرض ہے کہ جب تک ہر کلمہ گو کو اس سلسلہ الٰہی میں شامل نہ کر لیں چین نہ کریں۔ ہاں تو میں یہ کہنا چاہتا تھا۔ کہ ان خصوصیات کی ترویج و اشاعت میں مداہنت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔"

(۱۹ اپریل ۱۹۳۷ء)

میں نے کہا کہ غیر مبایعین اور ان کے امیر حفاظت و اشاعت اسلام کے ٹھوس کام میں بری طرح ناکام رہے ہیں یہ دعوے بلا مبالغہ درست ہے۔ آئیے ذرا "کاغذی اشاعت" کو نظر انداز کر کے ٹھوس کام کا جائزہ لیں۔ کیا غیر مبایعین نے جانفشانی سے اسلام و احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے کوئی جماعت تیار کی ہے ہرگز نہیں خود جناب مولوی محمد علی صاحب کا اقرار ہے۔ کہ "یہ صحیح ہے کہ ہمارا لٹریچر مقبول ہوا مگر وہ پھل کیوں نہ لگا۔ جو لگنا چاہیئے؟ صرف اس لئے کہ وہاں کام کرنے والا کوئی نہیں تھا۔" (پیغام صلح ۱۹ مئی ۱۹۳۷ء)

پھر اپنے مالداروں کا ذکر جناب مولوی صاحب نے بایں الفاظ فرمایا ہے۔

"دین کے کاموں کے لئے معمولی سی تکلیف اٹھانا لوگوں کے لئے کس قدر دشوار ہے۔ اگر میں اپنی جماعت کے کسی بڑے آدمی کو۔ کسی آسودہ حال کو کہوں کہ نکل جاؤ کسی ایک ضلع یا تحصیل میں اور وہاں حضرت مسیح موعود کا پیغام پہونچاؤ۔ احمدیت کی تبلیغ کرو تو لوگ تعجب کریں گے۔ کہ یہ کیا بات کہی جا رہی ہے کہ دیہات میں پھر کر احمدیت کی تبلیغ کرو۔"

(پیغام صلح ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء)

جماعت احمدیہ کی طرف سے حفاظت اسلام

گویا نہ کام کرنے والے بیرونی ملکوں میں موجود ہیں اور نہ ہی عام غیر مبایعین میں تبلیغ کی روح ہے۔ وہ سب اس سے بالکل بیگانے ہیں۔ کیا اس قوم کا بھی حق ہے کہ حفاظت و اشاعت اسلام کا دعوے کرے اور جماعت احمدیہ کے مونہہ آئے۔

خلافت ثانیہ میں یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ جماعت نے حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے بے نظیر قربانی کی ہے۔ آج تک لاکھوں روپیہ غربا کی یہ جماعت اشاعت اسلام پر صرف کر چکی ہے۔ ہزارہا افراد اپنے خرچ پر دیہات اور شہروں میں اپنے وطن سے دور تبلیغ کا فریضہ ادا کر چکے ہیں۔ ارتداد ملکانہ کی روک تھام کے لئے جماعت کے تمام طبقات کے وفود کا یو۔ پی میں جانا کیسے بھول سکتا ہے۔ آج بھی معززین جماعت ہر لمحہ خلیفہ برحق کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ اپنے قرب و جوار میں تبلیغ کرتے ہیں دور دور کے گاؤں اور قصبات میں تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ کیا ان شاندار نظاروں کے باوجود اور اس طریق سے ہزارہا لوگوں کے احمدیت میں شامل ہونے کے باوجود یہ کہنا

590

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حماقت کے متعلق اہل عرب کی بعض ضرب الامثال

ہر قوم اور ہر زبان میں بعض ضرب الامثال رائج ہوتی ہیں۔ جو اپنے کلام کو مؤثر اور بادلیل بنانے کے لئے یا ایک لمبے مضمون کو مختصر اور عام فہم الفاظ میں بیان کرنے کے لئے دوران گفتگو میں استعمال کی جاتی ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اکثر ضرب الامثال ایک لمبے تجربہ کا نچوڑ ہوتی ہیں۔ اور اپنے معانی اور مطالب کے لحاظ سے اس قابل سمجھی جاتی ہیں۔ کہ انسان اپنی عملی زندگی میں انہیں اپنے مدنظر رکھیں۔ اسی قسم کی ضرب الامثال عرب میں بھی بکثرت رائج تھیں۔ جنہیں مناسب مواقع پر وہ استعمال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر ذیل میں عرب کی ان بعض دلچسپ امثال کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو ان میں حماقت اور بیوقوفی کے متعلق استعمال ہوتی ہیں اہل عرب نے جب کسی شخص کے متعلق یہ کہنا ہو کہ وہ بہت بیوقوف ہے۔ تو کہتے ہیں :۔

۱۔ احمق من جحینہ یعنی جحینہ سے زیادہ بیوقوف۔ کہتے ہیں یہ بنی الصید میں سے ایک نہایت بیوقوف شخص تھا۔ ایک دفعہ وہ گائے کے بچھڑے کو پکڑنے لگا تو وہ بھاگ گیا اور ہاتھ نہ آیا۔ کھسیانہ ہو کر گائے کو مارنے لگا۔ کسی نے کہا گائے کو کیوں مارتے ہو۔ کہنے لگا چھ مہینے کا بچھڑا بھاگنا کیا جانے اسی کمبخت نے اس کو سکھایا ہے۔ اس لئے اس کو سزا دیتا ہوں۔

۲۔ احمق من حذنہ۔ حذنہ سے زیادہ بیوقوف۔ یہ قبیلۂ قیس کی ایک عورت تھی جو ہمیشہ اپنی ناک اپنی آستین کے ساتھ پونچھا کرتی تھی۔ لغت عرب میں حذنہ چھوٹے سر اور چھوٹے کانوں والے کو کہتے ہیں۔

۳۔ احمق من حمامہ فاختہ سے زیادہ بیوقوف۔ اس کی بیوقوفی یہ ہے کہ چند تنکوں کا گھونسلہ ایک کمزور سی شاخ پر بناتی ہے۔ جو ہوا کے ذرا سے جھونکے سے اڑ جاتا ہے۔ اور اس کے انڈے گر جاتے ہیں

۴۔ احمق من جحی۔ جحے سے زیادہ بیوقوف۔ یہ بنی فزارہ کا ایک آدمی تھا۔ جس کی کنیت ابوالغصن تھی۔ کوفہ کے باہر زمین میں گڑھے کھودا کرتا تھا۔ اور جب کوئی اس سے سبب پوچھتا تو جواب دیتا کہ میں ان میں اپنے درہم چھپا رہا ہوں کہتے ہیں ایک روز جحے اپنے پڑوسی سے کہنے لگا۔ کہ کیا تم نے آج رات میرے رونے اور چلانے کی آواز نہیں سنی تھی۔ اس نے کہا۔ ہاں آئی تو تھی مگر اس کا سبب معلوم نہیں ہوا۔ کہ آخر تم پر کون سی مصیبت نازل ہوئی تھی۔ کہنے لگا میرا کرتہ چھت پر سے گر گیا تھا۔ پڑوسی نے کہا۔ اگر گر گیا تھا۔ تو کیا نقصان ہوا۔ اور اس میں رونے اور چلانے کی کونسی بات تھی۔ وہ جھلا کر بولا۔ کہ واہ آپ کے نزدیک تو کوئی بات نہ تھی۔ مگر میری تو موت آگئی ہوتی۔ کیونکہ اگر وہ میرے بدن پر ہوتا تو میں بھی اس کے ساتھ گر کر اب تک کب کا مر چکا ہوتا۔

۵۔ احمق من جھیزہ۔ جھیزہ سے زیادہ بیوقوف۔ جھیزہ شبیب خارجی کی والدہ کا نام تھا۔ جب شبیب اس کے پیٹ میں حرکت کرتا۔ تو کہتی کہ میرے پیٹ میں ایک جانور ہے جو مجھ کو ٹھونگیں مارتا ہے۔

۶۔ احمق من شرنبث۔ شرنبث سے زیادہ بیوقوف۔ بنی سدوس میں یہ ایک نہایت بیوقوف شخص گذرا ہے۔ ایک دفعہ کمان پر چلہ چڑھا رہا تھا۔ کہ گوشۂ کمان اتفاقاً اس کی پیشانی پر لگ گیا۔ اور زخم آگیا۔ اس نے کمان کو زور سے زمین پر دے مارا۔ گوشہ اچھل کر بازو پر لگا۔ اور بازو مجروح ہو گیا۔ حضرت اور بھی غصے میں بھر گئے۔ کمان پر زور سے لات لگائی۔ اس دفعہ گوشۂ کمان اچھل کر پنڈلی کو آلگا۔ اور پنڈلی زخمی ہو گئی۔ دوڑ کر گھر میں گھس کر اس نے بیوی کو مارنا شروع کر دیا۔ کہ بدذات گھر میں بیٹھی ہوئی ہے۔ میری تو نے مدد نہیں کی۔ کمان نے تو مجھ کو ہلاک کر دیا ہوتا۔ اگر میں دوڑ کر گھر میں آکر چھپ نہ جاتا۔

۷۔ احمق من نعامہ۔ شتر مرغ سے زیادہ بیوقوف۔ شتر مرغ انڈے دے کر خوراک کے لئے چلا جاتا ہے۔ اور دوسرا شتر مرغ ادھر پر پھیلا کر اپنے انڈے سمجھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ جب وہ انڈے والا شتر مرغ اپنے انڈوں پر دوسرے کو دیکھتا ہے۔ تو ادھر ادھر چلا جاتا ہے۔

۸۔ احمق من عقعق۔ عقعق سے زیادہ بیوقوف۔ یہ جانور بھی شتر مرغ کی طرح اپنے انڈے گم کر دیتا۔ اور بچوں کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ کہتے ہیں اس پرندے میں اس قدر طیش ہے کہ کسی دوسرے میں نہیں۔

۹۔ احمق من ھبنقہ۔ ھبنقہ سے زیادہ بیوقوف۔ اس کا اصل نام یزید ابن ثروان القیسی تھا۔ اس نے ہڈیوں اور کوڑیوں کا ایک کنٹھا اپنے گلے میں لٹکا رکھا تھا۔ کسی نے اس سے پوچھا۔ کہ تو نے یہ کنٹھا کیوں پہنا ہے کہنے لگا اس کنٹھے کے پہننے سے میری غرض یہ ہے کہ میں کہیں گم نہ ہو جاؤں۔ اور اگر گم ہو جاؤں تو اس کے ذریعہ پہچانا جاؤں۔ ایک رات اس کے بھائی نے وہ کنٹھا اس کے گلے سے اتار کر اپنے گلے میں ڈال لیا۔ صبح کو وہ کنٹھا اپنے بھائی کے گلے میں دیکھ کر کہنے لگا۔ اخی ان انت فمن انا کہ بھائی اگر تو میں ہے۔ تو پھر میں کون ہوں۔

۱۰۔ احمق من نعجۃ علیٰ حوض۔ حوض پر پانی پینے والی بھیڑ سے زیادہ بیوقوف۔ کیونکہ وہ پانی پر ایسے اوندھے منہ گرتی ہے کہ جب تک اس کو ہٹایا نہ جائے۔ نہیں ہٹتی۔

۱۱۔ احمق من رجلہ۔ خرفہ کے ساگ سے زیادہ بیوقوف۔ کیونکہ وہ اکثر سیلاب آنے والے مقام پر اگتا ہے۔ اور جب سیلاب آتا ہے تو اس کے ساتھ بہہ کر چلا جاتا ہے۔

۱۲۔ احمق من الممھورۃ من نعم ابیھا۔ اس عورت سے زیادہ احمق۔ جس کا مہر اس کے باپ کے مال سے دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں عرب میں ایک بیوقوف عورت ایک مالدار کی بیٹی تھی۔ اس کے ساتھ ایک مفلس مرد کی شادی ہو گئی۔ جو اپنے خسر کے انتقال کے بعد اس کے مال کا مالک بن بیٹھا۔ اور اس عورت کو اس بے وقوفیوں سے تنگ آکر اس نے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ عورت نے مہر مانگا۔ تو اس کے باپ کے ترکہ سے اس کو مہر دے کر طلاق دے دی۔

۱۳۔ احمق من الحبارے۔ حبارے جانور سے زیادہ احمق کہتے ہیں کہ پرندوں میں سے اس سے زیادہ بیوقوف اور کوئی نہیں۔ جب یہ اپنے پر نوچنے لگتا ہے۔ تو سب نوچ کر پھینک دیتا ہے۔ حتےٰ کہ ایک بھی اڑنے والا پر اپنے بازوؤں پر نہیں چھوڑتا پھر جب ڈرتا ہے تو اڑنا چاہتا ہے لیکن اڑ نہیں سکتا۔ اور گرفتار ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ الاحمق غریب فی بلدتہ احمق اپنے شہر میں ہی مسافر ہوتا ہے۔

۱۵۔ احمق فی شبابہ خوف۔ احمق اپنی جوانی میں ہی سٹھیا جاتا ہے۔

۱۶۔ احمق لایحای مرغہ احمق اپنا تھوک یا رال روک نہیں سکتا۔ یعنی وہ اپنے راز کو چھپا نہیں سکتا۔

۱۷۔ احمق ممن قبض علی الماء پانی کو مٹھی میں پکڑنے والے سے زیادہ بے وقوف۔

یہ چند ضرب الامثال جو حماقت کے متعلق ہیں۔ بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ اسی قسم کی بعض اور ضرب الامثال کسی اگلے پرچہ میں پیش کی جائیں گی۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوٹلی ریاست جموں

جناب الف الدین صاحب سکرٹری تبلیغ کوٹلی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انجمن اہل حدیث کے سالانہ جلسہ پر مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کو پونچھ سے بلایا مولوی صاحب موصوف وقت پر پہنچ گئے اور مخالفین کو چیلنج مناظرہ قبول کر لیا گیا۔ مگر حکومت کی طرف سے اس اعتراف کے ساتھ کہ احمدی مناظر سنجیدہ ہے۔ مگر غیر احمدی مقررین اکثر اشتعال دلاتے ہیں۔ مناظرہ نہ ہونے دیا گیا مگر مخالف مولویوں کے اعتراضات کے جوابات علیحدہ جلسہ کر کے دیئے گئے۔

لہوبھنڈار اور موسٹی بنی

مولوی محمد حنیف صاحب قمر قریشی لہوبھنڈار سے لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے سترہ تا ۳۱ مئی ۱۴ دن بذریعہ سائیکل تبلیغ کی۔ پہلے دن سات گاؤں میں تین گھنٹہ تبلیغ کر کے ۱۹۳ آدمیوں تک انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا۔ اور چونکہ اس علاقہ میں بنگالی زبان بولی جاتی ہے اس لئے مولوی صاحب موصوف نے سائیکل کے ساتھ ایک بڑا پوسٹر باندھ لیا جسے لوگ شوق سے پڑھتے رہے مولوی صاحب بنگالی زبان سے بھی واقف ہیں۔ اس لئے انہوں نے بنگالی نظمیں خوش الحانی سے احمدیت کے متعلق پڑھ کر سنائیں۔ ۱۹ مئی کا جمعہ موصوف نے موسٹی بنی کی احمدی جماعت کو پڑھایا اور موذن خطبہ پڑھا۔ آپ نے ۲۰ مئی کو موسٹی بنی میں انفرادی تبلیغ کی۔ اور ۲۱ کو پھر سائیکل پر سفر کیا۔ اور چھ گاؤں میں ۳۰ گھنٹے صرف کر کے ایک سو بیس اشخاص کو جن میں ہندو۔ اور مسلمان دونوں قوموں کے آدمی تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ ۲۲ مئی کو سولہ میل سفر کے پھر موسٹی بنی آئے اور مقامی لوگوں کو تئیس سے اٹھائیس تک تبلیغ کرتے رہے۔ موسٹی بنی سے ۲۸ مئی کو لہوبھنڈار پہنچے۔ اور شیخ عبد السبحان صاحب احمدی کے ساتھ انفرادی طور پر نیز اپنے تبلیغی پوسٹروں کی نمائش سے پیغام حق پہنچاتے رہے مولوی صاحب نے انگریزی۔ بنگالی۔ اڑیہ اور اردو میں بڑے بڑے خوبصورت پوسٹر لکھوا رکھے ہیں۔ ان کو برلب سڑک یا کسی کھلی جگہ میں لٹکا دیتے ہیں۔ اور خوش الحانی سے نظم پڑھتے ہیں۔ اس طرح لوگ آپ کی باتیں سننے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ آپ نے ۱۲ عیسائیوں اور دیگر ۱۵۲ ہندوؤں اور غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ بعض لوگ ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ بیعت کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

سامانہ ریاست پٹیالہ

ریاست پٹیالہ کی جماعتوں نے ۲۶ مئی سے ۴ جون تک اپنے سالانہ جلسہ کا اعلان کیا تھا۔ لیکن پٹیالہ میں فساد ہونے کی وجہ سے سنور اور دھوری کے جلسے بوجہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باعث نہ ہو سکے لیکن سامانہ کی جماعت کو بطور خاص پولیس کی ذمہ داری پر اجازت دی گئی جس سے فائدہ اٹھا کر ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ مئی کو جماعت احمدیہ سامانہ نے نہایت شاندار طریق پر جلسہ کیا۔ قرب و جوار کی جماعتوں کے احباب شریک جلسہ ہوتے رہے پہلے دن یعنی ۲۶ مئی کو مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی سنا کر حصول تقویٰ پر زور دیا۔ مولوی صاحب کی زبان سے حضور کے زمانہ کی باتیں سنا کر جماعت پر ایسا اثر ہوا۔ کہ ہر شخص رو رہا تھا۔ اسی دن تیسرے پہر گیانی عباد اللہ صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد اور رات کو مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے تقریریں کیں۔ ۲۷ مئی کو پھر چاروں مبلغین کی تقریریں ہوئیں اور گیانی صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر مولوی ابوالعطاء صاحب نے خلافت و صداقت مسیح موعود پر تقریر فرمائی۔ ۲۸ مئی کو تیسرے پہر پھر گیانی صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب ارشد کی تقریریں ہوئیں۔ رات کو مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے دو گھنٹہ تک میجک لینٹرن کی مدد سے سلسلہ کی تبلیغ کی۔ مجمع قریباً ایک ہزار تھا۔ غیر احمدی۔ غیر مبایعین ہندو اور سکھ عورتیں و مرد بکثرت آتے ہوتے تھے دوران قیام میں نیر صاحب روزانہ درس قرآن دیتے رہے۔

سنگرور

سنگرور میں بھی میجک لینٹرن کے ذریعہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی تقریر ہوئی جس میں حاضری کثرت سے تھی۔ ایک شخص نے لیکچر کے دوران میں شور مچانا چاہا۔ مگر دوسرے مسلمانوں نے اسے خاموش کرا دیا۔ ۳۱ مئی کو مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کے زیر صدارت مولوی غلام احمد صاحب ارشد و گیانی عباد اللہ صاحب کی تقریریں ہوئیں غیر احمدی و غیر مسلم لوگ کثرت سے آئے سکھوں نے گیانی صاحب کی تقریر کو بڑی توجہ سے سنا۔ غرض جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

کراچی

چونکہ کراچی ہوائی جہازوں کا سٹیشن اور ممالک عرب و ایران کے ساتھ بحری آمد و رفت کی بندرگاہ ہے۔ اس لئے اس اہمیت کے مد نظر یہ رپورٹ امید ہے دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ مولوی محمد نذیر صاحب قریشی لکھتے ہیں۔ کراچی میں تبلیغ کے مختلف طریق ہیں۔ (الف) ہفتہ واری لیکچر جو احمدیہ لیکچر ہال واقعہ کراچی صدر میں دیئے جاتے ہیں (ب) لٹریچر کی تقسیم جو کہ میں سندھی۔ اردو۔ انگریزی ٹریکٹس جو مختلف اقوام مسلمان ہندو۔ عیسائیوں کو مد نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ (ج) انفرادی ملاقاتیں۔ تربیت کا کام اس سے علیحدہ ہے۔ ۶ مئی کو بوقت شام مسئلہ نجات پر خاکسار نے زیر صدارت جناب مولانا ذوالفقار علی خان صاحب تقریر کی۔ ۱۳ اور ۲۸ مئی کو بھی اسی موضوع پر لیکچر دیئے۔ ۲۸ مئی کو احمدیہ لیکچر ہال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان حکمیت و عدلیت پر خاکسار نے لیکچر دیا۔ ان لیکچروں میں کسی میں کم اور کسی میں زیادہ غیر احمدی اصحاب موجود تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے جو دوست ان جلسوں میں تشریف لاتے رہے۔ وہ اچھا اثر لے کر گئے۔ اور بعض دوستوں کو احمدیت سے انس پیدا ہو گیا ہے

اس ماہ پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کا بہت اچھا موقعہ میسر آتا رہا۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہ سامان پیدا کر دیا۔ کہ جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب سلسلہ کے بعض امور کی سر انجام دہی کے لئے کراچی تشریف لائے۔ اور آپ کو قریباً مہینہ بھر یہاں ٹھیرنا پڑا۔ اس کے باعث آپ کی معیت میں مجھے شہر کے معزز اصحاب کو ملنے کا موقعہ بھی مل گیا۔ اور پہلے زیر تبلیغ اصحاب سے جناب خان صاحب کی میں نے ملاقات کروا کر انہیں صاحب موصوف کے شیریں اور محبت بھرے الفاظ سے تبلیغ کروائی سکھوں میں سے جناب ڈاکٹر ا یچ صاحب ملک ہندوؤں میں سے مسٹر ہاسا نل جھانگی مل واسوانی اینڈ سنز۔ ان کے بیٹے مسٹر کشن سنگھ جے واسوانی مسٹر موتی رام واسوانی بی۔ اے۔ اور مسٹر سوکھ راج صاحب ایس کرپلانی ریٹائرڈ تحصیلدار خاص طور پر قابل ذکر ہیں جن کو تبلیغ کی گئی۔

شیعوں میں سے سیٹھ علی بھائی صاحب بوہرہ بہت علم دوست انسان ہیں لٹریچر کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ ان سے بھی محترمی خان صاحب کی ملاقات کرائی گئی اور متعدد مسائل پر دلچسپ گفتگو ہوتی ملاقاتوں کے علاوہ ۲۰ روز کے قریب بعد نماز فجر درس قرآن کریم دیا گیا۔ چند یوم بوجہ آشوب چشم درس نہ دے سکا۔ اسی طرح بذریعہ خط و کتابت بھی چند معززین کو تبلیغ کی گئی

(مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اہم ملکی حالات اور واقعات

ٹھٹھہ میں فساد کے متعلق حکومت کا بیان

چند روز ہوئے ٹھٹھہ ضلع کیمبل پور میں کانگرسیوں اور علاقہ کے زمینداروں کے مابین پولٹیکل کانفرنس کے اجلاس کے موقعہ پر جو تصادم ہوا تھا۔ اس کے متعلق تحقیقات کرنے کے بعد محکمہ اطلاعات نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ۴-۵ جون کو وہاں ایک پولٹیکل کانفرنس کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور اس کے سلسلہ میں ایک جلوس کی تیاری کی گئی گاؤں کے کھٹڑ کانگرس کے سخت خلاف ہیں۔ اور وہ اپنے محلہ سے جلوس کا گذرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لئے ایک خاص رستہ متعین کر لیا گیا۔ اور اس پر جابجا دروازے بھی بنا دئے گئے۔ لیکن جلوس سے ایک روز قبل معلوم ہوا۔ کہ کانگرسی کھٹڑوں کے محلہ میں سے ہی جلوس لے جانا چاہتے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ان کے لیڈروں کو بلا کر تنبیہ کیا کہ معین راستہ کو ہرگز نہ بدلیں۔ اور کھٹڑ لیڈروں کو تلقین کی۔ کہ اپنے آدمیوں کو قابو میں رکھیں۔ کانگرسی لیڈروں نے عہد کیا۔ کہ وہ کھٹڑوں کے محلہ میں ہرگز نہ جائیں گے لیکن ۴ جون کو جب جلوس نکلا۔ تو وہ پولیس کی روکاوٹ کے باوجود اسی محلہ میں چلا گیا۔ جہاں کھٹڑوں سے تصادم ہو گیا۔ اور فریقین کا ایک ایک آدمی زخمی ہوا۔ ۶ جون کو بلوہ اور نقضِ امن کے ملزمین علاقہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوئے۔ تو کانگرسیوں نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ اور لاری میں بیٹھنے سے بھی انکار کر دیا۔ بلکہ وہیں دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔ اس ہنگامہ کو دیکھنے کے لئے سینکڑوں کانگرسی وہاں جمع ہو گئے۔ اور جب ملزمین کو زبردستی لاری میں بٹھایا جانے لگا۔ تو کانگرسی ہجوم نے خشت باری شروع کر دی اس مجمع کو خلاف قانون قرار دے کر منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ مگر وہ منتشر نہ ہوا۔ بلکہ متشددانہ رویہ مصر رہا۔ اور بعض کانسٹیبلوں کے علاوہ ایس۔ ڈی۔ او۔ اور ڈی۔ ایس۔ پی کو بھی زخمی کر دیا۔ بالآخر لاٹھی چارج کے ذریعہ ان کو منتشر کیا گیا۔

مسلمانان جے پور کی طرف سے سول نافرمانی کا آغاز

قارئین کو یاد ہو گا۔ کہ ۲۷ جنوری ۱۹۳۹ء کو جامع مسجد جے پور کے دروازہ کو وسیع کرنے والے مسلمانوں پر پولیس نے فائر کئے تھے۔ جس کے نتیجہ میں بعض لوگ مارے گئے تھے اسی سلسلہ میں مسلمانوں کی طرف سے بعض مطالبات کئے گئے۔ جن کو ریاست نے منظور نہ کیا۔ اور بطور احتجاج قریباً چھ ہزار مسلمان ریاست کو چھوڑ کر دہلی آ گئے اور وہاں ایک "مہاجرین جے پور کیمپ" قائم ہو گیا۔ اس کے بعد بھی سمجھوتہ کی کوششیں ہوتی رہیں۔ مگر سب بے سود مسلمانوں کا مطالبہ ہے۔ کہ پولیس فائرنگ کے متعلق آزادانہ تحقیقات کرائی جائے۔ اور اس کے نتیجہ میں جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کو معقول معاوضہ دیا جائے اس سلسلہ میں جو مسلمان گرفتار ہیں۔ انہیں فوراً رہا کیا جائے۔ مسجد کے دروازہ کو خود حکومت وسیع کرے۔ اور "ہجرت" میں مسلمانوں کو جو مالی نقصان ہوا ہے۔ اس کی تلافی کی جائے اب ان کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اگر ۱۶ جون تک یہ مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ جمعہ کی نماز کے بعد سول نافرمانی شروع کر دیں گے۔ جس کا پروگرام یہ ہو گا۔ کہ بیک وقت پانچ رضاکار شہر میں خاموش گشت لگایا کریں گے۔ اور وار کونسل موقعہ کے لحاظ سے ان کو جو حکم دے گی۔ اس پر عمل کریں گے۔ اگر اس خاموش گشت کی وجہ سے ان کو گرفتار نہ کیا جائے۔ تو وہ چیف کورٹ اور محکمہ خاص کے سامنے دست بدست کھڑے ہو کر پرامن پکٹنگ کریں گے۔ اور اپنے سکوت و سکون کو کسی صورت میں نہیں چھوڑیں گے اس کے علاوہ پبلک جلسے بھی کئے جائیں گے۔ تنظیم کی جائے گی۔ اور رضاکار بھرتی کئے جائیں گے۔ ہر محلہ کی مسجد کو سول نافرمانی کا مرکز بنایا گیا ہے۔ ایک وار کونسل دہلی میں اور ایک جے پور میں قائم کی گئی ہے۔ وار کونسل نے اپنے فیصلہ سے وزیر اعظم کو مطلع کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے والیان ریاست اور فیڈریشن

بمبئی میں والیان ریاست اور ان کے وزراء کی علیحدہ علیحدہ اور مشترکہ کانفرنسیں ختم ہو گئیں اور انہوں نے فیڈرل سکیم کو جو چند ماہ ہوئے بیاض مسند نشینی کے نظر ثانی شدہ مسودہ کی صورت میں ان کے پیش کی گئی تھی۔ نامنظور کر دیا۔ اس بیاض پر غور کرنے کے لئے پہلے ایک کمیٹی سر اکبر حیدری کی صدارت میں قائم کی گئی تھی۔ اس کے بعد گوالیار میں وزراء کی ایک کانفرنس نے اس پر غور کیا۔ اور پھر ریاست ہائے ہند کے قانونی و مالی ماہرین نے غور و خوض کیا اور ان سب نے اپنی اپنی سفارشات پیش کیں۔ اور اب جو فیصلہ ہوا ہے۔ یہ ان سب کمیٹیوں کی سفارشات کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ اور ان کے عین مطابق ہے۔ اب والیان ریاست انفرادی طور پر برطانوی حکومت کو یہ جواب ارسال کریں گے۔ اور غالباً جولائی تک یہ جواب پہنچ جائیں گے۔

پہلی گول میز کانفرنس کے موقعہ پر والیان ریاست نے فیڈریشن میں شریک ہونے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا لیکن شرط یہ تھی۔ کہ برطانوی حکومت کے ساتھ معاہدوں کی رو سے ان کو جو حقوق حاصل ہیں۔ ان کو محفوظ رکھا جائے گا۔ نیز ان کی خود مختارانہ حیثیت میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ مگر بیاض مسند نشینی کا جو مسودہ نظر ثانی کے بعد ان کے پیش کیا گیا ہے۔ اسے وہ اپنے حقوق کے تحفظ کا ضامن نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس کا اساس قرار دیا جانا ان کو منظور نہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس موقعہ پر بعض ریاستی وزراء کی طرف سے یہ تحریک پیش کی گئی تھی۔ کہ ایک کمیٹی مقرر کر دی جائے جو اس بیاض میں مناسب رد و بدل کرانے کے لئے ملک معظم کی حکومت سے گفت و شنید کرے۔ اور کوشش کر کے بہتر سمجھوتہ کرائے۔ لیکن ایک مقتدر والئے ریاست نے کہا۔ کہ ملک معظم کے نمائندہ نے ہم سے ہاں یا نہ میں جواب مانگا ہے۔ اس لئے اب افہام و تفہیم کا وقت نہیں رہا۔ اور اس لئے یہ تجویز مسترد ہو گئی اور فیڈرل سکیم کی نامنظوری کا اعلان کر دیا گیا۔ والیان ریاست کے اس فیصلہ کا ہندوستان کی آئندہ سیاسیات پر گہرا اثر پڑیگا۔ کیونکہ برٹش گورنمنٹ کی طرف سے یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ والیان ریاست کی جب تک کم سے کم نصف تعداد شامل ہونے پر رضامند نہ ہو۔ فیڈرل سکیم نافذ نہیں کی جائے گی۔ اس لئے انہیں شریک کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ شرائط داخلہ میں ترمیم بھی کی۔ اور اسے یقین تھا۔ کہ اس جدید شرائط نامہ کے ساتھ والیان ریاست کو داخلہ پر کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ اس کے ساتھ اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ اس سے آگے وہ ہرگز نہیں جائے گی۔ اور نہ ان شرائط میں کوئی مزید تبدیلی گوارا کرے گی۔ نیز یہ کہ وہ آخری فیصلہ کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے آخری فیصلہ کر لیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں فیڈریشن کے نفاذ کا سوال کسی قدر پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اور غالباً اسے ملتوی کرنا پڑیگا۔ جو کانگرس اس کے خلاف ہے۔ مسلم لیگ خلاف ہے۔ اب والیان ریاست کی طرف سے بھی اس کی مخالفت کا اظہار ہو چکا ہے۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس سکیم کا کیا حشر ہو۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔

(مینیجر)

کارخانہ اسلامی بھائیونگی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں (مینیجر)